تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار — لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

31-5-95 لاہور

ہفت روزہ

ندائے خلافت

جلد نمبر4 شمارہ نمبر23 — 2تا8 محرم الحرام 1416ھ یکم تا7 جون 95ء — خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان — قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

مغرب کی عیسائی طاقتیں یہودیوں کی کٹھ پتلیاں بن چکی ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد

قادیانی پاکستان کے "مقامی یہودی" ہیں جو اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔

ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے بننے والا قانون دینی قوتوں اور سیکولر عناصر کے لئے ایک چیلنج بن گیا ہے۔ — عالمی صیہونیت بین الاقوامی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہی ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد اور شان رسالتؐ کی حفاظت کے لئے پاکستان کے باغیرت مسلمان پوری طرح بیدار اور چوکس ہیں۔

(پ ر) کراچی 26 مئی۔ قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لئے پاکستان پر بین الاقوامی سطح پر شدید دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور عالمی طاقتیں پاکستان میں سرگرم عمل سیکولر عناصر کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن اکیڈمی کراچی میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورپ کی عیسائی طاقتیں توہین رسالت کے قانون کو منسوخ کرانے یا اس میں ایسی ترامیم کرانے کے لئے حکومت پر شدید دباؤ ڈال رہی ہیں جن سے قانون غیر موثر ہو کر رہ جائے۔ اس عالمی سازش کو ناکام بنانے کے لئے ملی یکجہتی کونسل کی طرف سے 27 مئی کی ہڑتال کی تنظیم اسلامی مکمل تائید کرتی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے بننے والا قانون دینی اور لادینی قوتوں کے لئے چیلنج بن گیا ہے۔ سیکولر عناصر کے مقابلے اور اس قانون میں حکومت کی طرف سے کسی یکطرفہ ترمیم یا تبدیلی کے خلاف ملک کی دیگر مذہبی اور دینی قوتوں کے مطالبے کو عوام کی بھرپور تائید حاصل ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا دین کے بنیادی عقائد اور شان رسالت کی حفاظت کے لئے پاکستان کے باغیرت مسلمان پوری طرح بیدار اور چوکس ہیں۔ دینی حمیت' غیرت کے حوالے سے پوری قوم زندہ ہے۔ عوام کے اس دینی جذبے اور اسلامی غیرت کو نظرانداز کرنے سے حکومت کو شدید عوامی رد عمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ملی یکجہتی کونسل کی شکل میں دینی قوتوں نے مسلمانوں کی دینی غیرت کو پھر سے بیدار کر دیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار نے کہا توہین رسالت کے مقدمے میں عدالت نے غیر معمولی تیزی کا مظاہرہ کر کے کئی قانونی تقاضے نظرانداز کر دیئے اور حکومت نے عالمی دباؤ کے زیر اثر ملزموں کو فوری طور پر ملک سے باہر بھجوا دیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا بین الاقوامی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی صیہونیت سازش کر رہی ہے جب کہ پاکستان میں قادیانی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانی پاکستان کے "مقامی یہودی" ہیں۔ آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد قادیانی کھل کر سامنے نہیں آسکتے لہٰذا وہ عیسائیوں کو بھڑکا کر مسلمانوں کی دینی حمیت کو چیلنج کر رہے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ پوری عیسائی دنیا یہودی ذرائع ابلاغ کے زیر اثر ہے اور ان کی سوچ انہی ذرائع ابلاغ ہی سے ترتیب پاتی ہے۔ امریکہ کی سربراہی میں پورا عالم عیسائیت یہودیوں کا آلہ کار بن کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کام کر رہا ہے اور مغرب کی عیسائی طاقتیں یہودیوں کی ایجنٹ بلکہ کٹھ پتلیوں کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔

تربیت گاہ کے شرکاء کی امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے خصوصی ملاقات۔

اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا آغاز

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام قرآن کالج لاہور میں مورخہ 27 مئی 95ء سے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس میں میٹرک اور ایف اے کے امتحانات سے فارغ طلباء کے لئے بنیادی دینی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ورکشاپ سے فارغ ہونے والے طلباء کو بعد ازاں اسناد بھی دی جائیں گی۔

قرآن کالج لاہور میں سالانہ جلسہ انعامات

قرآن کالج بزم مباحثہ کے زیر اہتمام تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں جنرل ایم ایچ انصاری ناظم اعلیٰ تحریک خلافت کو مدعو کیا گیا۔ انہوں نے قرات' نعت خوانی' تقریر' کوئز اور سالانہ امتحان میں اول' دوئم' سوئم آنے والے طلباء کو تعریفی اسناد اور انعامات دیے۔ آخر میں مہمان خصوصی نے طلباء سے خطاب بھی کیا۔

فرقہ واریت کا انگریزی ترجمہ "پارٹی بازی" ہے

فیروزوالا میں سیرت النبیؐ کے جلسے میں نامور قانون دان رفیق احمد باجوہ کے خطاب کا ایک پہلو۔۔۔

لوگو! اللہ تعالیٰ سے مکر نہ لو' اس کی حاکمیت کو چیلنج نہ کرو' اس کے عطا کردہ قانون کے باغی نہ بنو۔ اللہ کے احکامات اور اس کے نظام کی مخالفت چھوڑنے سے ہی فتنہ و فساد ختم ہو سکتا ہے۔ فیروزوالا میں سیرت النبیؐ کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے نامور قانون دان رفیق احمد باجوہ نے کہا ہمارے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے بجائے اسے اپنی رضا سے راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نامکمل اور ادھورا علم انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ہمارے نام نہاد دانشور "خناس" (وسوسہ) کے قابو میں آچکے ہیں۔ دین کے بارے میں دانشورانہ انداز کی حامل وسوسہ اندازیاں اور گمراہ کن فلسفے بہت گہری سازش ہیں۔ شریعت بل کے نفاذ کے ذریعے سابقہ حکمرانوں نے انسان ساختہ آئین کو شریعت پر بالادستی عطا کر کے ملک کے آئین سے اسلام کو خارج کر دیا گیا تھا جبکہ موجودہ حکمران اب سیاست سے بھی اسلام کو خارج کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ رفیق احمد باجوہ نے کہا اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کے دلوں سے "روح محمد" کو نکالنے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں جس کا واضح ثبوت سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے لوگوں کی پذیرائی ہے۔ فرقہ واریت کا انگریزی ترجمہ "پارٹی بازی" ہے۔ پارٹی بازی کی حامل جمہوری سیاست کے ہوتے ہوئے فرقہ واریت ختم نہیں ہو سکتی۔

نظام مصطفےٰؐ کی مخالفت کرنے والو! سن لو تمہارا انجام بھی بے نظیر ہو گا اور عذاب خداوندی بھی بے مثل ہو گا۔ قدرت نے موجودہ وزیراعظم کے ساتھ زرداری کو بھی لگا دیا ہے۔ فاطر فطرت نے اسے "زر" کی فراوانی بھی عطا کر رکھی ہے اور "دار" بھی اس کے نصیب میں لکھ دیا ہے۔

اے سیاست دانو! جس حاکم اعلیٰ کا مقابلہ کرنے کے لیے تم ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہو وہ تم سب سے بڑا سیاست دان ہے۔ اس کی کتاب ہدایت کو صدیوں سے دنیا مٹانے اور بدلنے میں لگی ہوئی ہے مگر وہ آج بھی اسی طرح موجود ہے جیسے وہ نزول کے وقت تھی۔ اتفاق و اتحاد امت کا نصب العین ہے۔ فرقہ بندی چھوڑ دو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ آج ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کے بجائے اس سے رسہ کشی کر رہے ہیں۔

اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں موجزن ہے۔ دنیا کے حکمرانو! اللہ کے تخلیق کردہ رشتوں کو مت توڑو۔ خدا اور رسول کی محبت کا رشتہ بھی انہی رشتوں میں سے ہے بلکہ سب سے بڑا رشتہ ہے۔

ملک کے لوگو! اس حقیقت کو پہچان لو اور مان لو کہ برسراقتدار حکمران اور اپوزیشن دونوں درحقیقت ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ سیاست دانوں کے یہ دونوں مفاداتی گروہ اور پاکستان ایک ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے۔

ایک چونکا دینے والی حدیث رسولؐ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ اے مسلمانو' ایک وقت آئے گا کہ دنیا کی قومیں تم پر ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے دعوت کا اہتمام کرنے والا کوئی شخص دسترخوان کے چنے جانے کے بعد مہمانوں سے کہتا ہے کہ آیئے تشریف لایئے' کھانا تناول فرمایئے۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے حیران ہو کر پوچھا کہ حضورؐ کیا اس زمانے میں ہماری تعداد بہت کم رہ جائے گی؟ حضورؐ نے فرمایا' نہیں! **بل انتم یومئذ کثیر** تعداد تو تمہاری بہت ہو گی' نوے کروڑ' ایک ارب اور نامعلوم کتنی! لیکن تمہاری حیثیت جھاگ سے زیادہ نہ ہو گی کہ جیسے کسی جگہ اگر سیلاب آجائے تو سیلاب میں پانی کے ریلے کے اوپر کچھ جھاڑ جھنکار ہوتا ہے' کچھ جھاگ ہوتا ہے' **ولکنکم غثاء کغثاء السیل** اس سے زائد تمہاری حیثیت نہیں ہو گی' دنیا میں تمہاری اہمیت اس سے بڑھ کر نہ رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے پھر سوال کیا کہ حضورؐ ایسا کیوں ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے اندر ایک بیماری پیدا ہو جائے گی جس کا نام "وھن" ہے۔ سوال کیا گیا **وما الوھن یا رسول اللہ** کہ حضورؐ وہ وھن کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا **حب الدنیا وکراہیۃ الموت** دنیا کی محبت اور موت سے نفرت...... یہ بیماری جب تم میں پیدا ہو جائے گی جب دنیا تمہاری محبت کا مرکز بن جائے گی اور موت سے تم دور بھاگنے لگو گے تو بہت بڑی تعداد میں ہونے کے باوجود تم اقوام عالم کے لئے لقمہ تر بن جاؤ گے .... لیکن ظاہر بات ہے کہ کوئی اپنی درازی عمر کے باعث اللہ کی پکڑ سے بہرحال بچ نہیں سکے گا' اسے بالآخر اپنے رب کی طرف لوٹنا ہی ہو گا اور وہاں اس کا حساب چکا دیا جائے گا۔

مراسلہ تنظیم اسلامی ڈیرہ اسمٰعیل خان

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

دور اندیش قومیں ہی جینے کا حق رکھتی ہیں

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

حال ہی میں تین ایسی خبریں منظرِ عام پر آئی ہیں کہ جن سے عوام الناس کی شدید تشویش کا پتہ چلتا ہے۔ ایک خبر منشیات کے بارے میں ہے' دوسری کواپریٹو سکینڈل سے متعلق اور تیسری قصور میں ٹینریز پروجیکٹ کے بارے میں۔ تازہ سروے کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی لوگوں کی تعداد جہاں کوئی پندرہ لاکھ بتائی گئی ہے وہاں منشیات کی تیاری اور سمگلنگ کا کاروبار اس قدر وسیع ہونے کی اطلاع ہے کہ منشیات کا کاروبار روکنے والی امریکن ایجنسی کا عملہ اب پاکستان میں سمگلروں کی نشاندہی اور پکڑ دھکڑ میں مصروف ہے۔ یہاں تک کہ چند روز پیشتر ایس ایس پی لاہور نے پاکستان میں منشیات کے مبینہ طور پر سب سے بڑے مخبر بادشاہ خاں کو ساتھ لے جاکر امریکن قونصلیٹ میں قونصل خانہ کے افسروں اور منشیات کی روک تھام سے متعلق امریکن ایجنسی کے اعلیٰ حکام سے تفصیلی ملاقات کی اور مخبر کی طرف سے منشیات کی سمگلنگ کے بارے میں تیار کئے گئے نقشہ جات اور ویڈیو فلمیں امریکی ایجنسی کے حوالے کیں جب کہ ہیروئن کی تیاری' سمگلنگ اور فروخت میں ملوث بڑے بڑے افراد اور گروہوں' بشمول موجودہ پارلیمنٹ کے بعض ارکان' کی فہرستیں بھی امریکن ایجنسی کے حوالے کیں۔ کچھ روز پیشتر یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ پاکستان نارکوٹکس فورس کے ایک کرنل نے علاقے میں ریڑھی لگاکر بڑی تعداد میں ہیروئن کی تیاری اور سمگلنگ کے بارے معلومات حاصل کیں اور اس میں ملوث افراد کو گرفتار کیا۔

کواپریٹو سکینڈل کا مسئلہ اس قدر الجھ چکا ہے کہ متضاد بیانات کے سوا عملی طور پر کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہو سکی۔ آئے دن حکومت کے اعلانات کہ متاثرین کو ادائیگی کے لئے موثر اقدامات طے کر لئے گئے ہیں اور ادھر حزبِ اختلاف کی طرف سے واضح بیانات کہ ماسوائے چند منظورِ نظر افراد کے باقی متاثرین کو کوئی ادائیگی نہیں ہوئی' نے کواپریٹو سکینڈل کے متاثرین کو انتہائی مایوسی سے دوچار کر دیا ہے۔ اگلے روز یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا گیا تو شور شرابے' گالم گلوچ اور الزام تراشی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو سکا اور اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ حکومت کا الزام ہے کہ 90 فیصد کواپریٹو نادہندگان کا تعلق حزبِ اختلاف سے ہے جب کہ حزبِ اختلاف کا موقف یہ تھا کہ پیسے کھانے والے حکومت میں بیٹھے ہیں' انہیں بے نقاب کرنا چاہتے ہیں۔

قصور شہر اور گرد ونواح میں ترقیاتی کاموں کے لئے لاہور' ملتان' فیصل آباد کی طرز پر قصور ترقیاتی ادارہ حال ہی میں قائم کیا گیا ہے جس کا اولین کام چمڑے کے کارخانوں سے خارج ہونے والے مضرِ صحت پانی کو صاف کرنا ہے۔ دو روز ہوئے ٹریٹمنٹ پلانٹ کے اس منصوبے کا افتتاح وزیراعظم پاکستان نے کیا تھا جس کی لاگت کا تخمینہ ساڑھے چھبیس کروڑ ہے۔ شہر کے گرد ونواح میں کوئی پچاس ٹینریز کھالیں دھونے' صاف کرنے اور انہیں رنگنے کا کام کرتی ہیں جن کا استعمال شدہ پانی انتہائی مضرِ صحت ہے۔ ایک مصدقہ رپورٹ کے مطابق قصور کے علاقے میں رہائش پذیر لوگوں کی پچاس فیصد تعداد کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ اللہ کرے یہ خبر غلط ہو۔

اس وقت تین مذکورہ مسائل کا تجزیہ کرنے کا ہمارا ارادہ نہیں البتہ قارئین کی توجہ ایک اہم نقطے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ ان تینوں مسائل میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اچانک رونما ہوا کہ جس سے حکومت کو ہنگامی طور نپٹنے کی مشکل آن پڑی ہو۔ منشیات کے کاروبار کا آغاز ضیاء الحق کے مارشل لائی دور میں ہوا۔ اسی عشرے میں یہ کاروبار کھلے بندوں منظم ہوا اور اسی زمانے میں عروج کو پہنچا۔ جہاں ملک کے اندر بھی کہیں کہیں اس غیر پسندیدہ فعل کی مذمت کی جاتی تھی وہاں غیر ملکی پریس نے اس معاملے کو وضاحت سے اچھالا۔ چونکہ یہ کاروبار مکمل طور پر اونچے طبقے کے بااثر افراد کے ہاتھ میں تھا لہٰذا غیر ملکی جریدوں کی کاپیاں ضبط کرنے کے علاوہ کوئی توجہ نہ دی گئی۔ بڑے بڑے لوگ بلکہ سب سے بڑا شخص بھی یہی توجیہ کرتا کہ فرنگی کھائیں گے' ہمیں تو پیسے ہی ملیں گے۔ آج پاکستان منشیات تیار کرنے اور سمگل کرنے والے ممالک کی صفِ اول میں ہے۔ یہ کتنا اور کیسا اعزاز ہے' اور اس دھندے میں کمائے جانے والے پیسے نے کیا رنگ دکھلائے ہیں' باشعور پاکستانی خوب سمجھتا ہے۔

اسی طرح قصور کی ٹینریز کا مسئلہ ہے۔ خام چمڑے کے پچاس کارخانے کوئی ایک ماہ یا ایک سال میں تو قائم نہ ہوئے تھے۔ لوگ بھی دیکھ رہے تھے اور حکومتی ادارے بھی' اور لوگ ہی استعمال شدہ پانی تالابوں میں جمع کرتے جو شدید مضرِ صحت تھا۔ سبھی دیکھتے رہے حتیٰ کہ غیر ملکی ماہرین کے سروے نے انکشاف کیا کہ علاقے کے پچاس فیصد لوگ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ہمارے ہاں احتساب کا عمل چونکہ فریقِ مخالف کی دم مروڑنے کے لئے ہوتا ہے لہٰذا کون کسی سے پوچھے کہ اس ضمن میں غفلت کے مرتکب محکمہ جات کے افسران اور عملے کو یہ ظلم ڈھانے پر کب کیفرِ کردار تک پہنچاؤ گے۔

لب لباب یہ کہ ہم نے من حیث القوم دور اندیشی کی عادت اپنائی ہی نہیں حالانکہ دین اسلام کے تمام قواعد واحکامات اس زریں اصول پر مبنی ہیں کہ حفظ ماتقدم علاج سے بہتر ہے۔

(Prevention is better than cure)

زندگی کی رفتار اس قدر تیز ہو چکی ہے کہ وہی قومیں زندہ رہنے کا حق فائق رکھیں گی جو دور اندیش ہوں' حکومت اور عوام دونوں سطح پر۔

— کواپریٹو کمپنیوں نے اپنا کاروبار کھلے بندوں شروع کیا۔ اخبارات میں بڑے واضح اشتہارات شائع ہوئے۔ اگرچہ عوام نے سوچ سمجھ کر اپنا پیسہ ان کمپنیوں میں لگایا تاہم حکومت کے اعلیٰ مالیاتی ماہرین کے لئے یہ باور کرنا ہرگز مشکل نہ تھا کہ کواپریٹو ادارے منافع کی اتنی اونچی وعدہ کردہ شرح عوام کو باقاعدگی سے نہ دے سکیں گے۔ اس خدشہ کے پیش نظر حکومت ان اداروں کی نگرانی کا اگر کوئی قانون وضع کر لیتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا کہ ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ جن میں بیشتر تعداد ریٹائرڈ پنشنر لوگوں کی ہے اپنی زندگی کی پونجی لٹاکر ہاتھ ملتے یاس وحسرت کا شکار ہیں۔ جہاں ہم حکومتِ وقت کو ذمہ دار گردانتے ہیں وہاں عوام الناس کی لالچ زدہ کوتاہ اندیشی سے صرفِ نظر کرنا بھی ممکن نہیں۔

اے چارہ گرو! کچھ تو کرو!

نجیب صدیقی' کراچی

"النّاس علیٰ دین ملوکھم" لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں یعنی وہ انہیں کی تقلید کرتے ہیں' انہیں کے طرزِ عمل کو اختیار کرتے ہیں' انہیں کی عادات اپناتے ہیں۔ دورِ جدید میں ملوک کا تصور تبدیل ہو گیا ہے۔ اب ان کی جگہ وہ عوامی نمائندے آگئے ہیں جو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں اور حکومت کے ایوان سجاتے ہیں۔ ان کا طرزِ عمل معاشرے پر منعکس ہوتا ہے۔ وہ اگر انصاف پر قائم ہوں اور انصاف کو قائم کرنے والے ہوں تو معاشرے پر اس کے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ اگر اچھے اخلاق وکردار کے حامل ہوں اور عوام الناس کی خدمت کو اپنا شعار بنالیں تو معاشرہ خوشحال ہو جاتا ہے اور اسے امن وچین نصیب

قانون کے محافظ ہی غنڈوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔

ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ صفاتِ حمیدہ سے خالی ہوں' تند خو اور سخت گیر ہوں' ناانصافی کو اختیار کر لیں اور لوٹ مار میں مصروف ہو جائیں تو وہی معاشرہ فساد سے بھر جاتا ہے۔ آج جب ہم اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہر طرف فساد ہی فساد نظر آتا ہے۔ کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو اس فساد سے بچا ہوا ہو۔ اس کی واحد وجہ وہی ہے جو بیان کی گئی۔ ظلم وجور آج کے معاشرے کا مقدر بن چکا ہے۔ انتظامیہ اور عوام دو الگ الگ بلکہ متحارب گروہ بن گئے ہیں۔ وہ لوگ جو انصاف پر مامور تھے' انہوں نے ظلم کو اپنے منشور میں شامل کر لیا ہے۔ انتظامیہ اور عوام کی واضح تقسیم نظر آتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ اس تقسیم نے باہر سے آنے والے آقا اور غلام کے تصور کو جنم دیا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو دشمن سمجھنے لگے ہیں اور عوام کے ساتھ انتظامیہ کا سلوک غیر ملکی آقاؤں جیسا ہے۔ انتظامیہ چونکہ ہر قسم کی حربی صلاحیت سے لیس ہوتی ہے اس سے نہتے عوام کا

عوام میں احتجاج کی سکت بھی نہیں رہی۔

مقابلہ اسی فرق وتناسب سے ہوتا ہے۔ مرتے بھی عوام ہیں' پٹتے بھی عوام ہیں اور گرفتار بھی وہی ہوتے ہیں۔ پھر سودے بازی ہوتی ہے اور ظلم کا یہ کاروبار رات کے اندھیرے میں نہیں دن کے اجالے میں ہوتا ہے۔ عوامی نمائندوں کو اس سے غرض نہیں ہے کہ کس پر کیا بیت رہی ہے۔ وہ اپنے اقتدار کی بقا کی جنگ میں مصروف ہیں۔ ان حالات نے معاشرے میں تلخی گھول دی ہے۔ مزاج میں جھنجلاہٹ پیدا کر دی ہے اور انتقام کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے۔

مذہبی ملوک ہر طرف سے پیسے سمیٹنے میں مصروف ہے۔ عوام الناس اپنے آقاؤں کے نقش

جس ملک کا صدر اتنا داتا اور بینا ہو اس ملک کے دن یقیناً گنے جاچکے ہیں۔

قدم پر ہیں۔ لوٹ کھسوٹ' چوربازاری' دھوکہ' جعلی کام ان سب کا عروج ہے۔ مارکیٹ میں خالص چیز دستیاب نہیں ہے۔ تول میں بے ایمانی اور ملاوٹ کھلم کھلا جاری ہے۔

معاشرے کی تصویر کی ایک جھلک اس واقعہ سے لگائی جا سکتی ہے کہ ایک بھائی نے اپنی بہن اور دو معصوم بچوں کو صرف دو ایکڑ زمین کے لئے قتل کر دیا۔

یہ ایک معمولی واقعہ نہیں ہے۔ پورے معاشرے کی تصویر ہے۔ دیگ کے ایک چاول سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس معاشرے میں انتقام عام ہو جائے وہاں قانون نام کی شے نہیں ہوتی۔ ہمارا معاشرہ انارکی کی طرف بڑھ رہا ہے حصولِ انصاف کی دشواری کی وجہ سے لوگ قانون ہاتھ میں لیتے ہیں۔

وہ لوگ جو قانون کے محافظ سمجھے جاتے ہیں دن رات اس کی دھجیاں بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو غنڈوں کی سرپرستی کرتے ہیں اور انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عوامی نمائندے جنہیں ہم جمہوری ملوک کہہ سکتے ہیں وہ دونوں ہاتھ سے دولت سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ عوام پر بھاری ٹیکس لگاکر اپنی عیاشیوں کو وسعت دیتے ہیں۔

عوامی حکومت تو عوام کی فلاح وبہبود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بجٹ بناتی ہے اور ایسے ترقیاتی کام کرتی ہے جس سے براہِ راست عوام کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ہمارے جمہوری ملوک کی مثال گنے کی اس مشین کی سی ہے جس میں گنے کو مروڑ مروڑ کر ایک ایک قطرہ نچوڑ لیا جاتا ہے۔ یہی حال عوام الناس کا ہے جنہیں ہر طرف سے دباکر حکومت نچوڑنے میں مصروف ہے۔ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ٹیکس کا بوجھ عوام پر نہیں پڑے گا' اتنا بڑا جھوٹ دن کی روشنی میں بولا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کو پسینہ تک نہیں آتا۔

جس معاشرے سے غیرت اور حمیت اٹھ جائے وہ آج نہیں تو کل ضرور ڈوبے گا۔ بظاہر حالات کے درستگی کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ لوگ اتنے دب گئے ہیں یا دبا دیئے گئے ہیں کہ ان میں احتجاج کی بھی سکت نہیں رہی اس کی صرف ایک مثال یہ ہے کہ اندرونِ شہر چلنے والی بسوں پر پولیس کی یلغار ہوتی ہے۔ بس روک لی جاتی ہے۔ مسافر اتار لئے جاتے ہیں اور ہر ایک کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اور مسافروں کے پاس جو کچھ نقدی ہوتی ہے وہ پولیس کی جیب میں منتقل ہو جاتی ہے اور مسافر پھر بس میں سوار ہو کر "جان بچی اور لاکھوں پائے" کی تسبیح پڑھتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔

ایک طرف پولیس کا یہ انداز ہے دوسری طرف جناب صدر کا آرڈیننس ہے جس کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا جس میں پولیس کے سامنے اقراری بیان کو عدالت عالیہ حرفِ آخر سمجھے گی۔ جس ملک کا صدر اتنا داتا اور بینا ہو اس ملک کے دن یقیناً گنے جاچکے ہیں۔

اس کے باوجود ہمارا معاشرہ اتنا بانجھ نہیں ہے کہ اگر اس میں سے کچھ لوگ اصلاحِ احوال کے لئے نکل کھڑے ہوں اور ملک کو بچانے کے لئے آواز لگائیں تو یقیناً اس پر لبیک کہنے والے ایک بڑی تعداد میں نکل کھڑے ہوں گے۔ آج بھی ملک ووطن کے لئے سرکف ہونے والوں کی تعداد کو گنا نہیں جا سکتا یہ منتظر اس بات کے ہیں کہ کچھ مخلصین آگے آئیں اور اپنے خلوص اور قربانی سے ثابت کریں کہ وہ دبنے والے اور بکنے والے نہیں ہیں۔

سمع وطاعت کا بے مثال عہد جو دین کے قیام کا پیش خیمہ ہو گا

خطبہ قبل از ہجرت

ترجمہ: مجھ سے عہد کرو میری بات کے سننے کا اور خوشی اور غم دونوں حالتوں میں میری فرماں برداری کا اور اس بات کا کہ حق کی مدد کے لئے تنگی اور فراخی ہر حال میں خرچ کرو گے اور اچھے اور برے کاموں میں میرے حکموں کی پیروی کرو گے اور حق بات کہنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو گے اور ضرورت کے وقت میری مدد کرو گے جب کہ میں تمہارے پاس آؤں اور میری حفاظت اس طرح کرو گے جس طرح اپنی جانوں کی' اپنے بال بچوں کی اور اپنی بیویوں کی کرتے ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد سے اللہ تعالیٰ وہ دن بھی لے آیا جب لوگ اسلام میں بکثرت داخل ہونے لگے تو اس سال جس سال معراج کا واقعہ پیش آیا تو تقریباً ستر آدمی عقبہ میں آپؐ کی زیارت کے لئے جمع ہوئے۔ آپؐ اپنے چچا عباسؓ کے ساتھ ان لوگوں سے آکر ملے' انہیں اسلام کی دعوت دی' قرآن کریم کی آیات پڑھ کر سنائیں۔

یہ لوگ مدینہ کے رہنے والے تھے' انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ ان سے بہتری کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپؐ نے پوچھا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا خزرج سے' انہوں نے درخواست کی کہ آپؐ ہمارے شہر کو اپنی اقامت کا شرف بخشیں۔ آپؐ نے رضامندی کا اظہار فرمایا' مگر آپؐ کے چچا عباسؓ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہا یہ اپنے قبیلے میں بہت عزت وحرمت والے ہیں' قریش کے رویہ سے دل برداشتہ ہو کر انہوں نے تمہارے شہر میں آنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے' آپ لوگ ان کی حفاظت میں کوئی کوتاہی تو نہ کریں گے؟ ایسا نہ ہو کہ جب یہ تمہارے شہر میں چلے جائیں تو کچھ لوگ لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہو جائیں۔ کیا اس وقت بھی تم ان کی حمایت اور مدد کرو گے؟

براء بن معرورؓ نے کہا اللہ کی قسم جو ہماری زبان پر ہے وہی ہمارے دل میں بھی ہے جس قسم کا عہد ہم سے لینا چاہیں لے لیں ہم اسے پورا کریں گے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔

براء بن معرورؓ نے آپؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ان تمام باتوں پر بیعت کی اور بڑے ادب سے یہ عرض کیا: جب اللہ آپؐ کو فتح ونصرت عطا فرمائیں' آپؐ کو دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو تو اس وقت ایسا نہ ہو کہ آپؐ ہمیں اور ہمارے شہر کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ (براء کی یہ بات ان کی حد درجہ محبت اور وارفتگی پر دلالت کرتی ہے)۔ براء کی یہ بات سن کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: ایسا ہرگز نہ ہو گا۔ انتم منی وانا منکم احارب من حاربتم' واسالم من سالمتم۔ (اب) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے' جس سے تمہاری جنگ ہو گی اس سے میں بھی جنگ کروں گا اور جس سے تمہاری صلح ہو گی اس سے میں بھی صلح کروں گا۔

سیرت المصطفیٰ از مولانا محمد ادریس کاندھلوی

☆☆☆

ہمیں کشمیر کے مسئلے پر ایک ٹھوس' مضبوط اور جرات مندانہ موقف اختیار کرنا ہو گا۔

تنظیم اسلامی کے ایک نوجوان ساتھی کا خط جو انہوں نے گرودنا (بیلو رشیا) روس سے اپنے تنظیمی دوست کے نام لکھا۔

عالمی طاقتوں کی نیاز مندیوں نے ہمیں کیا دیا؟

پہلی قسط

یہاں آ۔ کے بعد تمام احساسات وجذبات میرے لئے ایک نئے رخ کے ساتھ وارد ہوئے اور اب میں اس خط کے ذریعے وطن عزیز پاکستان اور اس کے لئے پیدا ہونی والی نئی صورتحال جو کہ سوویت یونین کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ابنائے وطن کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ تحریر میں کچھ مایوس کن پہلو ہیں تو ساتھ ہی اپنی سوچ کے مطابق ان کے درستی کے لئے اقدامات واصلاحات کا بھی ذکر موجود ہے۔ آغاز ہی میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کل جس طرز پر عقل ومنطق کا زور وشور ہے میری نظر میں بین الاقوامی سیاست کو عوام الناس یعنی عام لوگوں کی سمجھ بوجھ میں آنے والے دلائل یا عقل ومنطق کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے اور یہ بات عیاں ہے کہ بین الاقوامی سیاست کا اپنی طرز کا ایک الگ انداز ہے جس میں اقتدار اور کشمکش کا مرکز ثقل بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یورپ انتشار اور طوائف الملوکی کا شکار تھا تو آج ایشیا میں یہ صورتحال روز افزوں ہے۔ اگر ہم بین الاقوامی سیاست کے ذریعے جو کچھ بھی تبدیلیاں رونما ہوتیں ہیں اور ان عوامل کو جو ان تبدیلیوں کا محرک بنتے ہیں' دیکھتے رہیں اور اسی پر سوچ وفکر کرتے ہیں اور ان عوامل کے نتیجے میں ہونی والی تبدیلیوں کے درمیان اپنے مسائل کا حل تلاش کریں تو ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک کے لئے اس میں فلاح کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

دنیا میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں وہ انسانوں کے فیصلوں کے نتیجے میں رونما ہوتیں ہیں اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کو سمجھا نہ جا سکے۔ انسانی رویوں میں کس قدر تیزی سے تبدیلی ممکن ہے! کل کا سوویت یونین آج پندرہ ریاستوں میں بکھرا پڑا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمن افواج پیرس کو برباد کر کے لندن پر

عزم وحوصلہ عقل ومنطق کو شکست دے دیتا ہے۔

بمباری کر رہی تھیں اور لینن گراڈ کے گرد محاصرہ ڈالے ہوئے تھیں۔ ایسی صورت میں انگریز افواج کے لئے اگر حقیقت پسندی اور عقل ومنطق کے پل (برج) استعمال کئے جاتے تو شاید آج جزیرہ انگلستان "جرمن کالونی" ہوتا مگر چرچل کے مدبرانہ فیصلوں اور وقت کو چیلنج سمجھ کر قبول کر لینے کے نتیجے میں انگریز افواج ایک نئے جذبے سے سرشار ہوئیں اور جب اس عزم کی تجدید نو کی گئی کہ وطن کی آزادی اور دفاع کو کسی بھی قیمت پر مجروح نہیں ہونے دیا جائے گا تو حالات یکایک پلٹا کھا گئے اور وہ افواج اور عوام جو ہٹلر کی قیادت میں بحراوقیانوس اور لادوسکایا جھیل سے ٹکرا رہے تھے اپنے ہی ملک میں دو حصوں میں تقسیم کر دئے گئے۔ جرمن افواج شدید موسم میں تقریباً 900 دن لینن گراڈ کے گرد محاصرہ کئے بیٹھے رہیں' قحط اور بھوک سے 10 لاکھ کے قریب انسانی جانیں ضائع ہوگئیں مگر جنگ نے شکستہ روسی عوام کو عزم وہمت دی اور اپنے عزم کی بدولت حقیقت اور عقل ومنطق کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ آج حقیقت پسندی کے متعلق جتنے بھی دلائل اور حجتیں گھڑ دی جاتیں ہیں اور ہمارے مسائل کے اوپر ان کا جس بھونڈے انداز میں اطلاق کیا جاتا ہے' وہ صرف وقت کے آگے ریت کا بند باندھنے کے مترادف ہے۔ جو صرف ایک ہی ریلے میں بہہ جاتا ہے اور پرانے مسائل کے ساتھ کچھ نئے لیکن زیادہ پیچیدہ مسائل لے آتا ہے۔ اب اسی جدید انداز فکر سے "حقائق سے آنکھیں مت چرائیں" کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ہمیں کشمیر کے معاملے میں حقیقت پسندی کا رخ دکھایا جارہا ہے جس کے لئے تین جنگیں اور سینکڑوں جھڑپیں واقع ہو چکیں ہیں۔ حقیقت پسندی اور حقائق سے جان مت چھڑائیے کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کشمیر کے لئے عام پاکستانی ذہن میں کارفرما تصور کا تعین کیا جائے۔ ہمارا ملک جو ابھی تک تقسیم ہند کے اثرات سے فارغ نہیں ہوا اور جو مختلف لسانی' علاقائی بلکہ مذہبی فسادات رونما ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جو کوششیں ہو

بھارت کو پاکستان کے وجود ہی سے دشمنی ہے۔

رہی ہیں' وہ حالات کا تقاضا ہیں بلکہ شاید ہماری مجبوری بھی کیونکہ مختلف قسم کے ثقافتی گروہوں کے درمیان کچھ اسی قسم کے رشتے استوار ہوتے ہیں اور نتیجہ صرف ایک کی برتری ہوتا ہے اور دوسرے کی بربادی اور اس کا مداوا صرف وقت ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ بنگلہ دیش کے لئے چلنے والی تحریک اور آج کے بنگلہ دیش میں واضح فرق سے ہوتا ہے۔ ان تمام مسائل کے باوجود ہر پاکستانی کشمیر کو پاکستان کا حصہ تصور کرتا ہے اور بھارت کو ایک غاصب ملک کا مقام دیتا ہے۔ مذہب یعنی اسلام جو کبھی عوام الناس کے لئے ایک نعرے کی صورت میں بڑی کشش رکھتا تھا' "اسلامی مارشل لاء" نے اس کشش کو بھی ختم کرنے کی کوئی صورت نہ چھوڑی۔ اور آج کشمیر کا مسئلہ پاکستانی عوام کے لئے' ان کے قومی واجتماعی شعور میں سب سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ یہ امر مسلمہ طور پر قومی شعور میں طے ہو چکا ہے کہ وہ پارٹی یا جماعت ملک دشمن ہے جو کسی بھی طور پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق سے پسپائی اختیار کرتی ہے۔ ہمارے لئے' ہماری اجتماعی زندگی کے لئے اور اپنے اچھے مستقبل کے لئے دفاع جو کہ

ہر پاکستانی کشمیر کو پاکستان کا حصہ تصور کرتا ہے۔

ہمارا حق ہی نہیں بلکہ ہم پر قرض کی صورت میں واجب الادا ہے۔ یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ ہم کشمیر کے معاملے میں ایک ٹھوس' مضبوط اور ایک جراتمندانہ موقف اختیار کریں اور اس سے کہیں زیادہ اپنے موقف پر اپنے حق کو نہ چھوڑنے پر ڈٹ جانے کی ضرورت ہے۔ اس چیز کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہوتی ہے کیوں کہ قیادت کا فقدان ہی نہیں بلکہ بحران ہے (جس کے ہم عادی ہیں) آج شاید اپنی انتہا پر ہے اور یہ بھی شائد ہماری قوم کی تشکیل کے عوامل کا ایک حصہ ہے۔ اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ اب شاید وہ وقت آچکا ہے جب کسی اندھیری رات میں کشمیری عوام کے مقدر کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اب ہمیں ایک تیسرے راستے کی طرف دھکیلا جا رہا ہے جس سے آپ بخوبی واقف ہیں اور وہ ہے جموں وکشمیر کی تقسیم' کا امریکہ اور یورپ کی جانب سے۔ اب ہمیں باور کرایا جا رہا ہے کہ ہندوستان سے مفاہمت ہمارے مفاد میں ہے اور اس سے اعراض کی صورت میں ہم پر جنگ بھی مسلط کی جا سکتی ہے۔ اور جس طریقے سے عالمگیر جنگ کے بعد یورپ کی بھونڈے انداز میں تقسیم کی گئی آج اسی کو ہم پر مسلط کیا جا رہا ہے اور اگر ہم نے بھی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا تو شاید یہ منصوبہ ہمیں قبول کرنا پڑ جائے جیسا کہ سقوط پاکستان اور بنگلہ دیش کا قیام اس بات کے گواہ ہیں۔ حقیقت پسندی کا مظہر تو یہ ہے کہ ہم چاہیں یا نہ چاہیں اگر ایسا طے پا گیا ہے تو ہمیں بھی یہ منصوبہ قابل قبول ہو جائے گا کیوں کہ عسکری طور پر ہمارے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں۔ ہمیں یہ کیوں کر رد کر دینا ہے؟ جب کہ حالات بالکل ہمارے ناموافق ہیں۔ ہمیں پاکستان اور ہندوستان کے قیام اور ان دونوں ممالک کے تعلقات کے تناظر میں دیکھنا ہو گا۔ پہلی بات تو یہ ہی ہے کہ پاکستان کا قیام ہندوستان کے لئے ایک ناخوشگوار حقیقت ہے۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم ستون پاکستان کو دنیا میں تنہا کرنا ہے اور یہ بات کبھی ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ اس میں صرف وقت کے ساتھ کمی وبیشی ہوتی رہی ہے۔ اور ہندوستان ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ اس میں ہماری یا ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی کا کوئی قصور یا کوتاہی ہے اور پاکستان کی حکمت عملی یا پورگراموں کو اس کی وجہ قرار دینا قرین قیاس بھی نہیں ہے بلکہ بنیاد اور تہہ میں پوشیدہ پاکستان کے وجود سے دشمنی ہے۔ بھارت کے غاصبانہ عزائم اور جارحیت اور توسیع پسندی کا وہ رویہ جس کے متعلق وہ تمام ممالک جن کا مقدر بر عظیم سے وابستہ ہے' اپنے اپنے خدشات کا اظہار کر چکے ہیں۔ بھارت کی بحری قوت پر صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ آسٹریلیا اور انڈونیشیا اور دوسری طرف جاپان بھی اعتراض کر چکے ہیں۔ جارحیت اور توسیع پسندی کے یہ مکروہ عزائم میری دانست میں ہندوستانی ذہنیت کے کسی بھی گوشے میں غلط نہیں ہیں اور اس معاملے میں اس برائی کو برائی نہیں سمجھا جا رہا اور دوسرے' عالمی طاقتیں بھی اس سے اس حد تک اغماض برتتی ہیں کہ جب تک ان کے اپنے مفادات محفوظ ومامون ہیں۔ اور اس کے مضمرات اس وقت اور بڑھ جاتے ہیں جب کہ یہ بات ہمارے لئے سوچی اور تجویز کی جارہی ہو! لہٰذا ہمیں پہلے سے بھی زیادہ چوکنا ہو کر اس کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ اگر ہم نے ایک قدم بھی پسپائی کا اختیار کیا تو پھر پسپائی کو ہمارا مقدر بننے سے ہمیشہ کے لئے کوئی نہ روک سکے گا۔

نیکی نظر بھی آنی چاہیے

ہوس اقتدار اور ہوس دولت کی آخر کوئی تو حد ہونی چاہئے

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

سمندر میں طوفانی کیفیت پیدا ہونے لگے تو ہر بحری جہاز اپنی اپنی جگہ سیٹی (whistle) بجانا شروع کر دیتا ہے۔ قارئین کو بحری جہاز کی سیٹی کا اندازہ تو ہوگا۔ یہ رہائشی علاقوں کے چوکیداروں کی سیٹی کی طرح نہیں ہوتی بلکہ نہایت دردناک موٹی آواز ہوتی ہے۔ جوں جوں موسمی حالات خراب ہوتے جائیں توں توں جہازوں کے شور میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور شور کی زیادتی سے پتہ چلتا ہے کہ حالات کس قدر مخدوش ہیں۔ حد نگاہ محدود ہونے لگتی ہے اور خوف بڑھتا جاتا ہے کہ کہیں ٹکر نہ ہو جائے۔ یہی صورت حال آج کل وطن عزیز میں ہے۔ ہر طرف شور ہی شور ہے۔ کوئی امریکہ کی بے انصافی کا رونا رو رہا ہے تو کوئی بھارت کی ہٹ دھرمی کا۔ کوئی مہنگائی پر نوحہ کناں ہے تو کوئی امیر لوگوں کے تعیش پر۔ کوئی ارباب اقتدار کو وطن دشمنی کا طعنہ دیتا ہے تو کوئی حزب اختلاف کو موروثی چوروں کا ٹولہ کہتا ہے۔ کوئی پیپلز پارٹی کے ورکر کو جیالا کہتا ہے تو کوئی مسلم لیگ کے ورکر کو سیاسی آڑھتی کا نام دیتا ہے۔ کوئی احتسابی عمل کو وقت کی ضرورت قرار دیتا ہے تو کوئی اسے مخالف دشمنی کی تدبیر کہتا ہے۔ غرضیکہ مختلف سمتوں سے مختلف آوازیں بلند ہو رہی ہیں جس کے نتیجے میں پریشان کن شور ہی سنائی دیتا ہے۔ ایسے میں ارباب حل وعقد کی دانش بھی کوئی نمایاں رہنمائی نہیں کر پا رہی۔ ان کے استدلال سے بھی گروہ بندی کی بو آتی ہے۔ ان حضرات کے تجزیئے کا ایک رخ یہ ہے کہ قوم

ارباب حل وعقد کی دانش بھی رہنمائی نہیں کر رہی

من حیث المجموعی نیکی کے عمل سے بیزار ہو چکی ہے لہٰذا اب سزا وار انقلاب کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ پاکستانی بہترین قوم ہیں' گھبرانے کی کوئی گنجائش نہیں' خود ملامتی دراصل احساس کمتری کا شاخسانہ ہے' حالات عنقریب مزید بہتر ہو جائیں گے۔ پہلا تجزیہ عموماً دین پسند لوگوں کا ہے اور دوسرا عموماً دولت پسند لوگوں کا۔ سوچ کے مختلف انداز کی وجہ تو نظر آتی ہے مگر یہ بذات خود الگ موضوع ہے۔ ہمیں اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ ہر صاحب اثر ورسوخ اپنے تئیں اپنی بہترین قوم کے افراد کو مندرجہ ذیل معمولی اور بظاہر حقیر باتوں کی طرف متوجہ کریں' یہ بہت بڑی خدمت ہو گی کہ انتخابات کے وقت اپنا ووٹ بیچا نہ کریں' بے جا خوشامد سے اجتناب کریں' سچ بولنے کی عادت اپنائیں' ایکسیڈنٹ ہو جائے تو زخمیوں کی جیب سے پیسے نہ نکالا کریں' بیچنے والے دودھ میں پانی نہ ملائیں' دوکاندار گاہک کو دھوکا نہ دیا کریں' منشیات کے کروبار سے باز آجائیں' مسجد سے جوتا نہ چرایا کریں' سرکاری ملازم وقت پر دفتر جایا کریں' دفتری اوقات میں سرکاری کام پورے انہماک سے کیا کریں' کام کرنے کے عوض میں عوام سے پیسے نہ لیا کریں' مزدور اور ہنرمند کاریگر طے شدہ اجرت کا کام دیانت سے کیا کریں' مزارات پر زائرین سے متعلق معاملات میں دھوکا بازی سے گریز کریں' سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر مریضوں کا علاج سرکاری ہسپتالوں ہی میں کیا کریں' اسی طرح استاد بھی طالب علموں کو سکول ہی میں پڑھایا کریں۔ اب دولتمند اور دولت پسند لوگ بھی اپنے کردار پر کبھی غور کر لیا کریں کہ ہوس اقتدار اور ہوس دولت کی آخر کوئی حد تو ہونا چاہیے' ساری پوجا پیسے کی اور پیسے ہی کے لئے تو نہ ہو' انکم ٹیکس ادا کرنے میں چوری نہ کی جائے' رشوت کے کاروبار سے اجتناب کیا جائے' شرافت کی قدر ہونی چاہیے' اور بین الاقوامی سطح پر اپنی قوم کی خوشنامی کے لئے کچھ تو کردار ادا کیا جائے' سمگلنگ سے توبہ کریں۔ تاریخ شاہد ہے کہ قوموں کی تقدیر کا فیصلہ اونچے لوگوں کے اعمال کی بنا پر ہوتا ہے۔ عوام الناس خوشحال لوگوں کی راہ اختیار کرنے پر فطرتاً مجبور ہوتے ہیں۔ اس کی واضح مثال خود پاکستان ہے۔ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ دولت نے امارت کا ایسا غیر اخلاقی مظاہرہ (vulgar display) کرایا کہ ہر شخص نے اپنا معیار زندگی بلند کرنے کا تہیا کر لیا اور اس کے لئے ذرائع آمدنی کا ہر حربہ روا رکھا لیکن اکثریت یہ بھول گئی کہ کاٹھ کی ہنڈیا بالآخر چوراہے میں پھوٹا کرتی ہے۔ یہ نوبت پہنچا ہی چاہتی ہے۔ ہر نوجوان بابو یا افسر بننا پسند کرتا ہے۔ دینی علوم کی طرح ٹیکنیکل کام وہی کرنے پر مجبور ہوتا ہے جو اور کچھ نہ کر پائے۔ چنانچہ بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ گورنمنٹ کے ایک ادارے نے قاصد کی دس آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کیں تو گیارہ سو تعلیم یافتہ نوجوانوں نے جمع کرائیں۔ ادھر پیسہ بنانے کے لالچ میں زمیندار زرخیز زمین رہائشی کالونیوں کے لئے بے دھڑک بیچے چلے جا رہے ہیں۔

تسلیم کہ self condemation (اپنے آپ کو ملامت کرنا) غیر مقبول عمل ہے مگر خوش فہمی کا نشہ بھی تو کوئی اچھی بات نہیں۔ دنیا دارالاسباب ہے۔ اس میں اچھا عمل پھل لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو قومیں مسلمہ اصولوں پہ قائم ہیں وہ بھیک بانٹنے کی پوزیشن میں نمایاں دکھائی دیتی ہیں اور جن کے ہاں بے اصولی اصول ہے وہ بھیک مانگتے نمایاں نظر آرہی ہیں۔ پس عبرت حاصل کیجئے اگر کچھ بصیرت باقی ہے۔

ڈالر

ایک طاقتور کرنسی کی طاقت کا اصل راز!

روٹرڈیم' نیدر لینڈ' رائل ڈچ شیل کے ترجمان پیٹر سرایئک کہتے ہیں "امریکی ڈالر کو عالمی کرنسی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہوا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔"

تیل کا ہر قطرہ' خواہ وہ کہیں بھی پیدا اور جہاں بھی استعمال ہو' اس کی خرید وفروخت ڈالر میں ہوتی ہے۔ یہی معاملہ دوسری بیشتر اشیاء کا ہے۔ مثلاً چینی' گندم' کپاس' قدرتی گیس' سونا' چاندی' جست' سکہ اور تانبا.... وغیرہ۔

کسی ملک کو اپنی مالی ساکھ کے ثبوت کے طور پر اپنے مرکزی بنک میں جو محفوظ سرمایہ رکھنا پڑتا ہے۔

باقی صفحہ 4

پتہ:

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
شمارہ ———— 23
جلد ———— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

حلقہ سندھ بلوچستان کی دعوتی سرگرمیاں

رپورٹ: محمد سمیع

حلقہ سندھ وبلوچستان کے تحت ہر ماہ دو روزہ دعوتی و تربیتی اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر بار حلقہ کی کسی تنظیم یا اسرہ کو اس پروگرام کی میزبانی کا فریضہ انجام دینا پڑتا ہے۔ اس طرح رفقاء کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اسرہ ضلع غربی کراچی کا علاقہ نچلے و متوسط طبقے کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ اسرہ دو ملتزم اور دس مبتدی رفقاء پر مشتمل ہے جو اورنگی اور بلدیہ ٹاؤن سے لے کر پاک کالونی اور پرانا گولیمار جیسے وسیع وعریض علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس اسرہ نے مختصر مدت میں جس قدر پیش رفت کی ہے وہ توقع سے بڑھ کر ہے جس میں نقیب اسرہ جناب عابد جاوید خان سمیت اس اسرہ کے رفقاء کی پوری ٹیم کی کاوشیں شامل ہیں۔ دو روزہ پروگرام کی میزبانی اسی اسرہ کے حصے میں آئی۔ پروگرام کا انعقاد شہر کے صنعتی علاقے سائٹ کی جامع مسجد یحییٰ میں ہوا جس کے لئے خطیب مسجد سید عبدالواحد شاہ صاحب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

پروگرام 21 اپریل کو صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ نقیب اسرہ نے تمام رفقاء کو خوش آمدید کہا اور دین کے باطنی پہلو پر درس قرآن دیا۔ اسرے کے مختلف علاقوں میں وفود کی روانگی کے لئے پانچ گروپ کی تشکیل کر کے ہر علاقے میں رہائش پذیر مقامی رفیق کو اس گروپ کا امیر مقرر کیا گیا۔ ایک گروپ مسجد یحییٰ کے لئے بھی تشکیل دیا گیا۔ باہر جانے والے ہر گروپ کو مزید دو ٹکڑیوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ نے جمعہ المبارک کے دوران علاقہ کی مسجد کے سامنے مکتبہ لگایا اور نماز جمعہ کے بعد کارنر میٹنگ سے خطاب کیا۔ رفقاء کے طعام اور آرام کا اہتمام کرنا مقامی گروپ کے امیر کے ذمہ تھا۔

قصبہ کالونی میں جامع مسجد قوت الاسلام اور جامع مسجد فردوس کے سامنے مکتبے لگائے گئے۔ کارنر میٹنگز سے جلال الدین اکبر اور شاہد حسین نے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر دعوتی وفود روانہ کئے گئے۔ بعد نماز مغرب راقم کی رہائش گاہ پر اسد عزیز بٹ نے سورج کی آخری آیات کے حوالے سے دینی ذمہ داریاں واضح کیں۔

ایرانی کیمپ اورنگی ٹاؤن میں جامع مسجد مدینہ اور جامع مسجد سلمان فارسیؓ کے سامنے مکتبے لگائے گئے۔ شمس العارفین اور محمد یامین نے کارنر میٹنگز سے خطاب کیا اور مدینہ مسجد کے سامنے گراؤنڈ میں نوید احمد نے سورۃ آل عمران کی آیات 102 تا 104 کے حوالے سے ان کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔

اسلام چوک اورنگی ٹاؤن میں مسجد صدیق اکبرؓ اور مسجد الحبیب کے سامنے مکتبے لگائے گئے۔ عبدالرحمٰن ہنگورہ' امتیاز احمد اور سید حسین شاہ نے کارنر میٹنگز سے خطاب کیا اور ہمایوں اختر صاحب کے گھر پر عبدالرحمٰن ہنگورہ نے سورۃ آل عمران کی آیات 102 تا 104 کے حوالے سے درس قرآن دیا۔

سعید آباد نئی آبادی میں مسجد تجلی نور اور مسجد صدیق اکبرؓ کے سامنے مکتبے لگائے گئے اور ذوالفقار لودھی اور محمد طارق نے کارنر میٹنگز سے خطاب کیا۔ منظور کے محلہ پر، ذوالفقار لودھی نے سورۃ کہف کے پانچویں رکوع کے حوالے سے درس قرآن دیا۔

پاک کالونی میں جامع مسجد بسم اللہ اور جامع مسجد خلفاء راشدینؓ کے سامنے کتب کے سٹال لگائے گئے دونوں مقامات پر عبدالقادر انصاری نے کارنر میٹنگز سے خطاب کیا۔ سید فضل حق کی رہائش پر عابد جاوید خان نے درس قرآن دیا۔ جامع مسجد یحییٰ میں بعد نماز عصر زین العابدین صاحب نے سیرت صحابہ پر گفتگو کی' بعد نماز مغرب عارف سبحان نے مطالعہ حدیث پیش کیا اور بعد نماز عشاء عبدالمقتدر نے درس قرآن دیا۔

نماز عشاء کے بعد سارے گروپس واپس مسجد یحییٰ آگئے جہاں انھوں نے رات کو قیام کیا۔ صبح چار بجے رفقاء انفرادی عبادات میں مشغول ہو گئے۔ اس کے بعد رفقاء کو ماثورہ دعاؤں کی تذکیر کروائی گئی۔ بعد نماز فجر جلال الدین اکبر نے سورۃ تحریم کی آیات کے حوالے سے درس دیا۔ صبح 9 سے دوپہر ایک بجے تک "عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی" نامی کتابچہ پر مذاکرہ کیا گیا جسے شمس العارفین صاحب نے کنڈکٹ کیا۔

نماز ظہر اور کھانے کے وقفے کے بعد ناظم حلقہ نے نقباء تنظیم کے ماہانہ اجلاس کی صدارت کی۔ مشاورتی پروگرام میں دو روزہ پروگراموں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا۔ نوید احمد صاحب نے تزکیہ نفس کے موضوع پر "شکر" کے حوالے سے گفتگو کی۔ پروگرام کے ذریعے اللہ کے دین کی دعوت زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی جو سعی کی گئی اور اس سے بڑھ کر خود رفقاء نے اپنی تربیت کا جو اہتمام کیا' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

بقیہ: ڈالر

ایک بین الاقوامی ماہر معاشیات کی رو سے "ڈالر کو پوری دنیا میں طاقت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے امریکی معیشت ساری دنیا کے لئے قابل تقلید ہونے کا درجہ رکھتی ہے۔"

جرمنی کے سب سے بڑے مالی ادارے' دی ڈیوش بنک کے چیف اکانومسٹ' نابرٹ والٹر نے جو بات کہی ہے وہ ہے اصل کانٹے کی بات وہ کہتے ہیں "ڈالر محض ایک مضبوط کرنسی ہی نہیں ہے' اس کی پشت پر ایک مضبوط ملک' طاقتور فوج اور سیاسی و معاشی بالادستی موجود ہے"

حلقہ شمالی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی راولپنڈی کے زیر اہتمام دو روزہ ماہانہ دعوتی پروگرام جامع مسجد فاروقیہ صادق آباد میں منعقد ہوا۔ تنظیم اسلامی راولپنڈی کے امیر شمیم اختر' نقیب اسرہ اسرار الحق' امجد سعید اعوان' اورنگ زیب عباسی' قاسم اعوان' طارق محمود عباسی اور محمد رفیق پروگرام میں شریک ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد افتتاحی نشست میں شمیم اختر صاحب نے دین و مذہب کے فرق کو واضح کیا۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد درس قرآن کی محفل ہوئی۔ جماعت اسلامی سے متعلق مقامی مدرس جناب عبدالقیوم سے رفیق تنظیم اسرار الحق نے ملاقات کی۔ ملاقات میں تنظیم کی دعوت اور طریق کار کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد شام کے دعوتی پروگرام کے لئے علاقے میں "گشت" کیا گیا۔ فرائض دینی کے جامع تصور کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ منتخب نصاب کے کچھ حصوں کو رفقاء نے حفظ کرنے کی کوشش بھی کی۔ منہج انقلاب نبویؐ کے موضوع پر خطاب دو روزہ کا آخری پورگرام تھا۔ دو روزہ پروگراموں کے دعوتی پروگراموں میں 80 احباب نے شرکت کی۔

رپورٹ: امجد سعید اعوان
نقیب اسرہ شکریال

حائقہ کا مفہوم

مکرمی! ڈاکٹر اسرار احمد قبلہ نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں بجا کہا ہے کہ "حائقہ کے معنی اوپر سے مسلط ہونے والے ایسے عذاب کے ہیں جو گرفت میں لے لیتا ہے!"

تانیث کی رعایت سے "بلائے آسانی" کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اس کا مادہ ہے: ح ی ق - حیق - 'انجام بد - فعل بد کا خمیازہ' وبال حاق یحیق فھو حائق

حیقا حیوقا حیقا احاقہ

. احاطہ کرنا' پیٹ میں لے لینا' گھیر لینا' اترنا' لازم ہونا' ایک چیز کا دوسری چیز پر چھا جانا اس کے اوپر آکر بیٹھ جانا اور چپک جانا "حاق" کا لفظ قرآن پاک کی ۹ آیتوں میں آیا ہے۔ ٦ میں ان الفاظ میں:

"حاق بھم ما کانوا بہ یستھزئون"

ان کو اسی عذاب نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے آگھیرا

"یمیمہ" بڑا شیریں' دلکش اور مترنم نام ہے۔ عبرانی میں اس کے معنی فاختہ کے ہیں جو عربی میں "حمامہ" (کبوتری' فاختہ) کا مترادف ہے۔ یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بڑی بیٹی کا نام تھا۔

"یوں خداوند نے ایوب کے آخری ایام میں ابتداء کی نسبت زیادہ برکت دی۔ اس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں بھی ہوئیں اور اس نے پہلی کا نام یمیمہ دوسری کا نام قصیعہ اور تیسری کا نام قرن ہپوک رکھا اور اس ساری سرزمین میں ایسی عورتیں کہیں نہ تھیں جو ایوب کی بیٹیوں کی طرح خوبصورت ہوں۔"

عہد نامہ عتیق کتاب ایوب باب 42:12-15

نو عروس کو اپنا پہلا نام ہی برقرار رکھنا چاہئے۔ یہ خوبصورت قدیمی نام ایک صابر و شاکر پیغمبر کی یاد کو بھی تازہ کرتا ہے اور اپنی صوتی دلکشی سے کانوں میں رس بھی گھولتا ہے۔

عبدالعزیز خلد' لاہور

میں بھی حاضر تھا ہاں

شیخ نوید احمد

تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی شعبہ تربیت کے زیر اہتمام ملتزم رفقاء کے لئے سات روزہ تربیت گاہ تنظیم کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں منعقد ہوئی۔ تربیت گاہ میں آزاد کشمیر سے بزرگ ساتھی اختر قریشی' میانوالی سے محمد عبداللہ' سرگودھا سے سمیع اللہ' ملتان سے نذیر احمد' سانگلہ ہل سے ڈاکٹر محمد حیات' گجرات سے امان اللہ' لاہور سے محمد افضل اور راقم کے علاوہ اسلام آباد سے عمران احسن شریک ہوئے۔ تربیت گاہ کا ایک مقصد رفقاء کو انقلابی فکر کے جملہ گوشوں سے روشناس کروا کر عوام کے سامنے اس فکر کو بیان کرنے کے قابل بنانا ہے۔ شعبہ تربیت کے ناظم چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب اس فرض کو بڑی محنت اور عمدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ ان کی معاونت کے لئے تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق' تنظیم اسلامی شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم جنرل محمد حسین انصاری' معتمد عمومی چودھری غلام محمد صاحب' ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق' لاہور چھاؤنی کے امیر حافظ محمد اقبال خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فکری تربیت کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا پہلو تربیت گاہ کی اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ شرکائے تربیت کو عملی تربیت فراہم کرنے کے لئے تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے رفقاء کے تعاون سے شام کے اوقات میں دو دن ٹی بورڈ مہم کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بعد نماز عصر انگوری مسجد لنک شالیمار روڈ لاہور سے محمد اشرف وصی ناظم حلقہ لاہور کی قیادت میں قافلہ نے جی ٹی روڈ پر ٹی بورڈ اٹھائے منظم انداز میں پمفلٹ تقسیم کئے اور تقاریر کی گئیں۔ نماز مغرب تک یہ قافلہ چوک باغبان پورہ تک آن پہنچا۔ ان کی معاونت کے لئے شمالی تنظیم لاہور کے امیر اقبال حسین کی قیادت میں اسرہ مغل پورہ اور مصطفیٰ آباد کے تقریباً 10 رفقاء بھی ساتھ تھے۔ محمد مبشر' محمد افضل' عمران احسن' محمد سمیع' امان اللہ نے راستہ میں حاضرین سے خطاب کیا۔ نماز مغرب کے بعد لٹریچر کی تقسیم کے لئے رفقاء کو مختلف گھروں میں بھیجا گیا اور واپسی پر نماز عشاء دفتر گڑھی شاہو میں ادا کی۔ دوسرے روز چودھری غلام محمد معتمد عمومی نے رفقاء کو ہیئت تنظیم اور اس کی ضرورت پر افہامی انداز میں تقریر کرنے کا طریقہ اور سلیقہ بتایا۔ بعد ازاں امیر محترم سے ملاقات کے لئے یہ قافلہ 11 بجے قرآن اکیڈمی پہنچا' جہاں امیر محترم نے اپنے خصوصی درویشانہ انداز میں مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور یہ ملاقات مختلف ملکی' سیاسی اور ذاتی خیالات پر پھیلتی ہوئی تقریباً پون بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جس میں خاطر تواضع بھی قابل تعریف تھی۔ نماز عصر انگوری مسجد میں ادا کر کے مین بازار باغبان پورہ میں محمد اشرف وصی صاحب کی قیادت میں رفقاء اپنی سابقہ روایت کے مطابق چلتے گئے۔ یہ بازار انارکلی سے کم نہیں۔ یہاں تقریر میں محمد اشرف وصی' محمد مبشر' آفتاب الرحمٰن' محمد سمیع اور محمد افضل نے حصہ لیا جب کہ ٹی بورڈ مہم میں معاونت میں اسرہ شادباغ' سلطان پورہ اور گڑھی شاہو سے رفقاء نے بھرپور حصہ لیا۔ نماز کے بعد گڑھی شاہو روانگی ہوئی اور ناظم حلقہ لاہور محمد اشرف صاحب نے رفقاء کی خدمت میں کمی کوتاہی کا ذکر کرتے ہوئے معذرت خواہانہ انداز میں علیحدگی اختیار کی جو کہ نہایت محبوب طریقہ ہے تاکہ آئندہ کے لئے حوصلہ برقرار رہے۔ آخری روز حافظ محمد اقبال صاحب نے منہج انقلاب نبویؐ پر 2 گھنٹے کا لیکچر دیا اور سیرت کے تمام مراحل رفقاء کے سامنے رکھ دیئے تاکہ آسانی سے سمجھ سکیں۔ پھر چائے کے وقفہ کے بعد جنرل انصاری صاحب ملاقات کے لئے تشریف لائے اور رفقاء کا ان سے تعارف سوالات کے حوالے سے کافی اچھا رہا۔ بعد ازاں تربیت گاہ اور نظام العمل کے بارے میں تجاویز طلب کی گئیں اور ٹھہرانے پر یہ پروگرام بہ احسن و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

تربیت گاہوں کے ذریعے تنظیم اسلامی کے رفقاء کو فکری غذا کے ساتھ ساتھ عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

"ہم سیاستدانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ہمیں سیاست میں نہ گھسیٹیں"

چوہوں کی وزیر اعظم سے اپیل